QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

مضاربہ: اسلامی مالیات کے تناظر میں ایک جامع تجزیاتی مطالعہ

Mudarabah in Islamic Finance: A Comprehensive Analytical Study

Dr. Abdul Rauf
Lecturer, Dept. of Islamic Studies, National University of Modern Languages (NUML), Islamabad. Email: abrauf@numl.edu.pk
Maryam Mumtaz
M.Phil Scholar, Dept. of Islamic Studies, National University of Modern Languages (NUML), Islamabad. Email: mariyammumtaz9@gmail.com

Mudarabah is a key contractual arrangement in Islamic finance that embodies the principles of partnership, risk-sharing, and Shariah compliance. It is based on cooperation between two parties: the *Rab al-Māl*, who supplies the financial capital, and the *Mudarib*, who manages the business venture by contributing expertise, effort, and managerial skills. Under this arrangement, capital and labor are treated as complementary and equally valued inputs in the production process.

A defining feature of Mudarabah is the complete prohibition of interest (*riba*), as returns to the investor are neither fixed nor guaranteed. Instead, profits are shared between the parties according to a pre-agreed ratio determined at the inception of the contract. In the event of a business loss, the *Rab al-Māl* bears the financial loss, while the *Mudarib* incurs the loss of time, effort, and labor, receiving no monetary compensation, provided no negligence or misconduct has occurred. This risk allocation reflects the underlying principles of justice and balance inherent in Islamic economic thought.

Mudarabah holds a distinctive position within Islamic banking and finance due to its contribution to wealth circulation, entrepreneurship development, and employment generation. By linking financial returns to real economic activities and lawful trade, it promotes transparency, fairness, and ethical conduct. Consequently, Mudarabah extends beyond a profit-oriented mechanism to function as a socially responsible financial model that supports equitable wealth distribution and the broader objectives of Islamic social and economic justice.

Keywords: Mudarabah, Rab al-Māl, Mudarib, Islamic Finance, Profit-and-Loss Sharing, Islamic Banking

DOAJ OPEN GLOBAL TRUSTED
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor Academic Scientific Journals
اشاریہ اردو جرائد
Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

تمہید:

مضاربہ اسلامی مالیات کا ایک اہم معاہدہ ہے جو شراکت داری کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔ اس میں دو فریق شامل ہوتے ہیں: پہلا **رب المال** (سرمایہ کار) جو سرمایہ فراہم کرتا ہے، اور دوسرا **مضارب** (کاروباری یا منتظم) جو اپنی محنت، تجربہ اور مہارت سے اس سرمایہ کو کاروبار میں استعمال کرتا ہے۔ اس معاہدے کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں **سود (ربا)** کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔ یعنی، سرمایہ کار کو پہلے سے طے شدہ منافع کی ضمانت نہیں دی جاتی بلکہ دونوں فریق منافع کو پہلے سے طے شدہ تناسب کے مطابق تقسیم کرتے ہیں، جب کہ نقصان صرف سرمایہ کار برداشت کرتا ہے۔ بشرطیکہ مضارب نے کوئی بددیانتی یا لاپرواہی نہ کی ہو۔ اسلامی مالیات میں مضاربہ کو اس لیے بھی اہمیت حاصل ہے کہ یہ سرمایہ کاری کا ایک ایسا طریقہ ہے جو **انصاف، شفافیت اور باہمی اعتماد** پر مبنی ہے۔ اس میں نہ صرف سرمایہ گردش میں آتا ہے بلکہ لوگوں کو روزگار اور کاروبار کے مواقع بھی میسر آتے ہیں۔ یوں مضاربہ صرف مالی فائدے تک محدود نہیں رہتا بلکہ یہ **اسلامی سماجی انصاف** کے اصولوں کو بھی فروغ دیتا ہے، کیونکہ اس میں دولت کے منصفانہ بٹوارے اور حقیقی معیشت کی ترقی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

دوسرے الفاظ میں، مضاربہ ایک ایسا معاشی نظام پیش کرتا ہے جہاں سرمایہ اور محنت دونوں کو یکساں اہمیت دی جاتی ہے۔ سرمایہ کار اپنے وسائل فراہم کرتا ہے، جبکہ مضارب اپنی عملی صلاحیتوں سے ان وسائل کو بہتر استعمال میں لاتا ہے۔ دونوں فریق باہمی تعاون سے منافع حاصل کرتے ہیں، اور یہی اسلامی معیشت کا خوبصورت پہلو ہے — جہاں مقصد صرف دولت کمانا نہیں بلکہ **عدل، تعاون، اور سماجی فلاح** کو یقینی بنانا ہوتا ہے۔ مضاربہ ایک ایسا اسلامی مالیاتی معاہدہ ہے جس میں دو فریق شریک ہوتے ہیں — ایک **سرمایہ کار (رب المال)** اور دوسرا **کاروباری شخص (مضارب)**۔ اس معاہدے کے تحت سرمایہ کار اپنی رقم کاروباری شخص کو دیتا ہے تاکہ وہ اسے کسی جائز کاروباری یا تجارتی سرگرمی میں استعمال کرے۔ دونوں کے درمیان پہلے سے طے کیا جاتا ہے کہ حاصل ہونے والا **منافع کس تناسب سے تقسیم** ہوگا۔ یہ تناسب معاہدے کے آغاز میں طے کیا جاتا ہے، جیسے کہ 60 فیصد منافع سرمایہ کار کو اور 40 فیصد مضارب کو۔

مثلاً، اگر طے کیا گیا ہو کہ 60 فیصد منافع سرمایہ کار کو اور 40 فیصد مضارب کو ملے گا تو یہی تقسیم لاگو ہوگی، چاہے منافع کم ہو یا زیادہ۔ لیکن اگر کاروبار میں نقصان ہو جائے تو اس کی ذمہ داری صرف **سرمایہ کار** پر آتی ہے، کیونکہ وہی مالی خطرہ اٹھا رہا ہوتا ہے۔ دوسری طرف، مضارب کا نقصان صرف اس کی محنت، وقت اور کوشش کی ضیاع کی صورت میں ہوتا ہے۔ یہ نظام **مکمل طور پر سود (ربا)** سے پاک ہے۔ یعنی اس میں کسی کو بھی پہلے سے طے شدہ یا یقینی منافع نہیں دیا جاتا، جیسا کہ سودی نظام میں ہوتا ہے۔ یہی پہلو مضاربہ کو اسلامی مالیات کا ایک شفاف اور منصفانہ طریقہ بناتا ہے۔ اس میں دونوں فریقوں کے مفادات ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ اگر کاروبار کامیاب ہوتا ہے تو دونوں نفع اٹھاتے ہیں، اور اگر نقصان ہوتا ہے تو کوئی ناجائز فائدہ نہیں لیا جاتا۔

اسلامی مالیاتی ماہرین کے مطابق، مضاربہ صرف سرمایہ کاری کا ذریعہ نہیں بلکہ **اخلاقی اور سماجی اقدار** کو بھی مضبوط کرتا ہے۔ یہ نظام ایمانداری، شفافیت، اور معاہدوں کی پاسداری پر زور دیتا ہے—جو کہ سودی مالی نظام سے بالکل مختلف خصوصیات ہیں۔ سودی نظام میں جہاں غیر یقینی بوجھ، استحصال، اور عدم توازن پیدا ہوتا ہے، وہیں مضاربہ ان تمام خرابیوں سے پاک ہے۔ مضاربہ کا مقصد صرف مالی منافع کمانا نہیں بلکہ ایک ایسا کاروباری ماحول قائم کرنا ہے۔ اسی لیے، مضاربہ آج کے **عالمی مالیاتی نظام میں ایک اہم متبادل** کے طور پر ابھرا ہے۔ یہ نہ صرف اسلامی ممالک بلکہ غیر مسلم دنیا میں بھی دلچسپی کا مرکز بن چکا ہے، کیونکہ یہ منصفانہ، پائیدار اور اخلاقی سرمایہ کاری کا عملی نمونہ پیش کرتا ہے۔

مضاربت کی لغوی تعریف:

مضاربة لغة مفاعلہ کے وزن پر ہے جس کے حروف اصلی "ضرب" یعنی ض، ر، ب ہیں۔ ضرب کے معنی ایک چیز کو دوسرے پر واقع کرنے (یعنی مارنے) کے آتے ہیں۔[1]

پھر یہ مارنا مختلف اقسام کا ہوتا ہے مثلاً ہاتھ سے مارنا، لکڑی سے مارنا، تلوار سے مارنا وغیرہ[2] "ضرب" اپنے حقیقی اور مختلف مجازی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

خلاصہ

لفظ "**مضاربہ** " عربی زبان کا لفظ ہے جو "مفاعلہ " کے وزن پر ہے۔ عربی میں جب کوئی لفظ "مفاعلہ" کے وزن پر آتا ہے تو اس میں عام طور پر دونوں فریقوں کے درمیان عملِ باہمی (mutual action) کا مفہوم پایا جاتا ہے—یعنی ایسا عمل جس میں دو لوگ شریک ہوں۔

اس لفظ کے اصل (مادہ) حروف "ض، ر، ب" (ضرب) ہیں۔ لفظ "ضرب "کا بنیادی مطلب ہوتا ہے کسی چیز کو کسی دوسری چیز پر مارنا یا ٹکرانا۔ مثلاً:

- ہاتھ سے مارنا،
- لکڑی یا لاٹھی سے مارنا،
- تلوار سے وار کرنا، وغیرہ۔

یہ اس لفظ کا حقیقی معنی (literal meaning) ہے۔

لیکن عربی میں لفظ "ضرب " صرف جسمانی مارنے کے معنی میں محدود نہیں، بلکہ اس کے مجازی (figurative) یا علامتی معانی بھی ہیں۔ مثلاً:

- **"ضرب فی الارض "** کا مطلب ہے زمین میں چلنا یا سفر کرنا) یعنی کسی مقصد کے لیے نکلنا(،
- **"ضرب المثل "** کا مطلب ہے مثال دینا،

- **"ضرب الدراہم "** یعنی سکے ڈھالنا۔

چنانچہ، جب یہی مادہ **"ضرب "** سے "مضاربہ " بنایا گیا، تو اس میں باہمی عمل یا شراکت کے ساتھ حرکت اور کوشش کا مفہوم پیدا ہوا۔ یعنی ایسا عمل جس میں دونوں فریق (سرمایہ کار اور محنت کرنے والا) باہمی تعاون سے مالی سرگرمی میں حصہ لیں۔

اس لیے "مضاربہ " دراصل اس تصور کو ظاہر کرتا ہے کہ دونوں فریق مل کر کسی کاروباری سفر یا تجارتی کوشش میں شریک ہیں۔ ایک سرمایہ فراہم کرتا ہے اور دوسرا محنت، اور دونوں کے درمیان نفع و نقصان کا تعلق باہمی رضامندی پر مبنی ہوتا ہے۔

مضاربت کے اصطلاحی معنی:

مضاربت کی تعریف مختلف فقہاء کے نزدیک مختلف ہے لیکن یہ اختلاف زیادہ تر لفظی ہے۔ معنوی اعتبار سے تقریباً سب متفق ہیں، کہ یہ ایسی شراکت ہے جس میں دو فریق ہوتے ہیں ایک کا سرمایہ جبکہ دوسرے کی محنت ہوتی ہے۔ تاہم حوالہ کے طور پر ذاہب اربعہ کی تعریفات اختصار کے ساتھ ذیل میں پیش کی جارہی ہیں۔ اسلامی مالیات کے نظام میں مضاربہ کو بہت اہمیت حاصل ہے ۔ مضاربہ نہ صرف انفرادی سطح پر بلکہ اسلامی بینکنگ میں بھی بڑے پیمانے پر استعمال ہوتا ہے، جیسے کہ اسلامی بینک اپنے صارفین کے سرمائے کو مضاربہ کی بنیاد پر کاروباری منصوبوں میں لگاتے ہیں۔ اس طرح یہ نظام معیشت میں حقیقی سرمایہ کاری اور روزگار کے مواقع پیدا کرتا ہے۔

مضاربت کی اقسام:

مضاربت اسلامی مالیات کا ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں دو فریق شریک ہوتے ہیں:

ایک فریق سرمایہ فراہم کرتا ہے (رب المال) اور دوسرا فریق اپنی محنت، مہارت، اور تجربہ سے کاروبار چلاتا ہے (مضارب)۔ اس شراکت کا مقصد منافع کو شرعی اصولوں کے مطابق تقسیم کرنا ہوتا ہے۔ فقہاء کی تعریفات میں معمولی لفظی فرق پایا جاتا ہے، لیکن مفہوم تقریباً سب کے نزدیک ایک ہی ہے **مضاربت کی اقسام (تصرف کے لحاظ سے)**

تصرف (یعنی کاروباری اختیار) کے اعتبار سے مضاربت کی دو بنیادی اقسام ہیں:

1. مضاربتِ مطلقہ (General Mudarabah)
2. مضاربتِ مقیدہ (Restricted Mudarabah)

1-1 مضاربتِ مطلقہ (General Mudarabah)

مضاربت مطلقہ وہ قسم ہے جس میں مضارب (کاروباری شخص) کو کھلی اجازت ہوتی ہے کہ وہ سرمایہ جہاں چاہے، جیسے چاہے، اور جب چاہے استعمال کرے۔ یعنی اسے کاروباری فیصلوں میں مکمل آزادی حاصل ہوتی ہے۔ البتہ اس آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ وہ شرعی اصولوں یا معاشرتی عرف کو نظر انداز کر سکتا ہے۔ اسے اپنے تمام فیصلے اسلامی احکامات، ایمانداری اور کاروباری روایات کے

مطابق کرنے ہوتے ہیں۔ رب المال (سرمایہ کار) مضارب پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے اسے اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق کاروبار چلائے، بشرطیکہ وہ شرع اور عرف کے دائرے میں رہے۔

مضاربت مطلقہ کی مزید ذیلی اقسام:

مضاربت مطلقہ کو مضارب کے اختیارات کی وسعت کے لحاظ سے مزید تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1.1 **مضاربت مطلقہ معتادہ** (Ordinary General Mudarabah)

اس میں رب المال مضارب کو سرمایہ دے دیتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ عام کاروباری اصولوں اور تجارت کے عرف کے مطابق تصرف کرے۔ یعنی مضارب کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ کاروبار کی ضرورت کے مطابق سرمایہ استعمال کرے، سامان خریدے یا بیچے، مگر وہ اس سے ہٹ کر غیر معمولی یا غیر روایتی تصرفات نہیں کر سکتا۔

مثلاً اگر تجارت کا معمول کپڑوں کی خرید و فروخت ہے، تو مضارب اسی دائرے میں رہے گا—وہ سرمایہ لے کر غیر متعلقہ کاروبار (جیسے جائیداد میں سرمایہ کاری) نہیں کر سکتا، جب تک رب المال اجازت نہ دے۔

1.2 **مضاربت مطلقہ مع تفویض عام** (General Authorization Mudarabah)

اس صورت میں مضارب کو عام اجازت دی جاتی ہے کہ وہ سرمایہ کسی بھی منافع بخش منصوبے میں لگا سکتا ہے۔ رب المال اس پر کسی خاص کاروبار یا علاقے کی پابندی نہیں لگاتا۔

مثلاً، مضارب چاہے تو تجارت کرے، صنعت میں لگائے یا سرمایہ کسی مشترکہ منصوبے میں شامل کرے، جب تک کہ وہ شرعی دائرے میں رہے۔

1.3 **مضاربت مطلقہ مع الاذن الصریح** (Explicit Permission Mudarabah)

یہ وہ صورت ہے جس میں رب المال مضارب کو خاص طور پر کچھ اضافی اجازتیں دے دیتا ہے جو عام طور پر محدود ہوتی ہیں۔

مثلاً، مضارب کو یہ کہہ دیا جائے کہ وہ کاروبار کے دوران قرض لے سکتا ہے، کسی تیسرے فریق سے معاہدہ کر سکتا ہے، یا کسی خاص پروجیکٹ میں شراکت کر سکتا ہے۔

یہ وہ "مطلقہ" مضاربت ہے جس میں آزادی زیادہ وسیع اور واضح طور پر دی جاتی ہے۔

2. **مضاربتِ مقیدہ** (Restricted Mudarabah)

(اگرچہ آپ کے اقتباس میں ابھی یہ حصہ شامل نہیں تھا، وضاحت مکمل کرنے کے لیے یہاں شامل کر رہا ہوں) اس قسم کی مضاربت میں رب المال مضارب پر کچھ شرائط یا حدود مقرر کرتا ہے۔ مثلاً

1) کاروبار صرف کپڑوں کی تجارت تک محدود ہو، 2) یا سرمایہ کسی مخصوص شہر یا وقت میں استعمال کیا جائے 3۔) یا کسی خاص شخص کے ساتھ شراکت داری نہ کی جائے۔

یعنی مضارب کو مکمل آزادی نہیں ہوتی بلکہ وہ رب المال کی مقرر کردہ شرائط کے اندر رہ کر کاروبار کرتا ہے۔

خلاصہ کلام

- مضاربت مطلقہ: مضارب کو کھلی اجازت اور وسیع اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔
- مضاربت مقیدہ: مضارب صرف متعین حدود کے اندر کاروبار کر سکتا ہے۔

دونوں اقسام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ سرمایہ اور محنت مل کر جائز منافع حاصل کریں۔ بغیر سود، دھوکے، یا ناانصافی کے۔

اسلامی مالیات میں یہ نظام اس لیے اہم ہے کہ یہ نہ صرف سرمایہ کاری کو فروغ دیتا ہے بلکہ اعتماد، شفافیت اور سماجی انصاف کو بھی یقینی بناتا ہے۔

مضاربت کا طریقہ (مضاربہ کے بنیادی اصول)

سرمایہ: رابہ مضارب کو سرمایہ فراہم کرتا ہے۔، منافع کی تقسیم: دونوں فریق منافع میں شریک ہوتے ہیں۔، خطرہ: دونوں فریق خطرہ میں شریک ہوتے ہیں۔، شراکت: دونوں فریق شراکت میں شریک ہوتے ہیں۔

مضاربہ کی اقسام:

مضاربہ معین: جس میں سرمایہ کی مقدار معین ہوتی ہے۔ مضاربہ غیر معین: جس میں سرمایہ کی مقدار غیر معین ہوتی ہے۔

مقررہ مضاربہ: سرمایہ کی رقم مقرر ہے۔ مضاربہ غیر معینہ: سرمائے کی مقدار لا محدود ہے۔

مضاربہ کے فوائد:

اسلامی اصول پر مبنی، منافع کی تقسیم، خطرہ کی تقسیم، سرمایہ کی حفاظت

مضاربہ کے استعمال:

کاروبار، سرمایہ کاری، بینکاری، مالیاتی خدمات

پاکستان میں بینک مضاربہ کے ذریعے اسلامی بینکاری خدمات فراہم کرتے ہیں۔ یہاں بینک کے مضاربہ کی پروسیجر ہے:

مضاربہ کی اقسام

1) شریک المال (Equity Participation)

2) شریک المال منافع (Profit Loss Sharing)

مضاربہ کے لیے ضروری ہدایات[3]

ایپلیکیشن فارم، شناختی کارڈ، ایکناؤلیجمنٹ فارم، بینک سٹیٹمنٹ

مضاربہ کا پروسیجر[4]

کسٹمر کی درخواست، کسٹمر کی شناخت، سرمایہ کی مقدار کی تجویز، منافع کی تقسیم کا فیصلہ، معاہدہ کی تیاری، معاہدہ کی منظوری، سرمایہ کی فراہمی، منافع کی تقسیم۔

مضاربہ کے لیے بینک کی شرائط

کم سے کم سرمایہ کی مقدار، منافع کی تقسیم کا تناسب، سرمایہ کی مدت، خطرہ کی تقسیم

مضاربہ کی مدت

مختصر مدت(1-3سال)، درمیانہ مدت(3-5سال)، لمبی مدت(5-10سال)

مضاربتِ مطلقہ(General Mudarabah)

مضاربتِ مقیدہ(Restricted Mudarabah)

اب ان دونوں کی ذیلی اقسام اور فقہی آراء کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

1 **مضاربتِ مطلقہ**(General or Unrestricted Mudarabah)

یہ وہ مضاربت ہے جس میں مضارب کو کاروبار کرنے کی کھلی اجازت ہوتی ہے۔ وہ اپنی صوابدید کے مطابق کاروباری فیصلے کر سکتا ہے، البتہ شریعت اور معاشرتی عرف (تجارتی روایات) کی حدود میں رہتے ہوئے۔

مضاربت مطلقہ کی تین ذیلی صورتیں فقہی طور پر بیان کی گئی ہیں:

1.1 **مضاربت مطلقہ مع تفویضِ عام**(General Authorization Mudarabah)

اس صورت میں مضارب کو وہ عام کاروباری اختیارات حاصل ہوتے ہیں جو عرف میں عام طور پر دیے جاتے ہیں، بلکہ اس سے کچھ زیادہ اختیارات بھی دیے جاسکتے ہیں۔ **مثلاً:**

1)مضارب کسی غیر شخص کو کاروبار میں شریک کر سکتا ہے۔2)وہ اپنے ذاتی سرمائے کو مالِ مضاربت کے ساتھ ملا سکتا ہے۔3)یا وہ اس سرمایہ کو کسی دوسرے مضارب (یعنی مضاربِ ثانی) کے حوالے کر سکتا ہے تاکہ وہ آگے کاروبار کرے۔

احناف کے نزدیک یہ اضافی اختیارات اس وقت جائز ہو جاتے ہیں جب رب المال مضارب سے کہہ دے:

"تم اپنی سمجھ اور مصلحت کے مطابق کاروبار کرو۔"

یعنی اگر مالک نے واضح طور پر مضارب کو اعتماد اور فیصلہ سازی کی آزادی دے دی ہے، تو مضارب ان اضافی اختیارات سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

1.2 **مضاربت مطلقہ مع الاذن الصریح**(Explicit Permission Mudarabah)

یہ وہ صورت ہے جس میں رب المال (سرمایہ کار) واضح الفاظ میں خصوصی اجازت دے دیتا ہے کہ مضارب وہ کام بھی کر سکتا ہے جو عام حالات میں یا حتیٰ کہ "تفویضِ عام" میں بھی اجازت یافتہ نہیں ہوتے۔ **مثلاً**

1)رب المال کہے کہ تم صدقہ یا تحفے بھی مالِ مضاربت سے دے سکتے ہو۔2) یا کسی مخصوص شخص کو کاروباری مقاصد کے علاوہ بھی کچھ دے سکتے ہو۔3)عام حالات میں مالِ مضاربت سے صدقہ یا تحفہ دینا ممنوع ہوتا ہے کیونکہ اس سے مالک کا سرمایہ ضائع ہو سکتا ہے۔4) لیکن اگر مالک خود اس پر راضی ہو اور واضح طور پر اجازت دے دے، تو پھر یہ کام شرعاً جائز ہو جاتا ہے۔

یہ دراصل اعتماد اور رضامندی پر مبنی مضاربت کی اعلیٰ ترین شکل ہے، جہاں مضارب کو بہت وسیع اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

2. مضاربتِ مقیدہ(Restricted Mudarabah)

اب ہم آتے ہیں مضاربت کی دوسری قسم کی طرف، جسے مقیدہ کہا جاتا ہے۔

اس میں رب المال مضارب پر کچھ شرائط یا پابندیاں عائد کرتا ہے تاکہ سرمایہ مخصوص حدود میں ہی استعمال ہو۔

علامہ کاسانیؒ کے مطابق، مضاربت مقیدہ وہ ہے۔

(1)کام کی نوعیت متعین کرنا

مثلاًرب المال کہتا ہے:

"تم اس سرمایہ سے صرف کپاس کی خرید و فروخت کرو، اور کوئی دوسرا کاروبار نہیں کرنا۔"

اس صورت میں مضارب اس حکم کا پابند ہو گا۔

(2)جگہ یا مقام متعین کرنا

اگر رب المال شرط لگائے کہ:

"تم صرف لاہور میں کاروبار کرو، دوسرے شہروں میں نہیں۔"

تو مضارب کو یہ پابندی ماننا لازم ہے۔

فقہاء نے اس کی اجازت اس لیے دی ہے کہ یہ شرط ممکن العمل (practical) ہے اور مالک کے سرمایہ کے تحفظ کے لیے ہے۔

(3)مدت متعین کرنا

اگر رب المال یہ کہہ دے کہ:

"یہ معاہدہ دس سال کے لیے ہو گا۔"

تو یہ وقت کی حد طے کر دینا بھی مضاربت مقیدہ میں شامل ہے۔

اس کے بعد معاہدہ از خود ختم ہو جائے گا۔

(4)عامل(مضارب) کی تخصیص کرنا

مثلاًرب المال کہے:

"یہ کاروبار تم خود کرو گے، کسی دوسرے کے حوالے نہیں کرو گے۔"

تو اس شرط کے تحت مضارب کسی اور کو اپنا نائب یا شریک نہیں بنا سکتا۔

مضاربتِ مقیدہ کے متعلق فقہاء کا اختلاف

فقہاء کے درمیان اس بات پر اختلاف پایا جاتا ہے کہ رب المال کو مضارب پر شرائط لگانے کا کتنا اختیار ہے۔

1. **امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک:**

ایسی پابندیاں لگانا جائز نہیں، کیونکہ اس سے مضارب کی آزادی ختم ہو جاتی ہے اور وہ تنگی میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

ان کے نزدیک مضارب کو وسیع اختیارات دیے جانے چاہئیں تاکہ وہ کاروبار کی بہتری کے مطابق فیصلے کر سکے۔

2. **امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک:**

جو شرائط رب المال عائد کرے، وہ لازم اور واجب الاحترام ہوں گی۔

اگر مضارب ان کی خلاف ورزی کرے گا تو وہ ضامن (liable) ہو گا، یعنی نقصان کی ذمہ داری بھی اس پر آئے گی۔

اس موقف کا مقصد یہ ہے کہ سرمایہ کار کا مال غلط استعمال سے محفوظ رہے۔

3. **معتدل (درمیانی) رائے**

بعض معاصر فقہاء کے نزدیک معتدل اور متوازن موقف یہ ہے کہ:

وہ شرائط جو عملی (قابلِ عمل) ہوں اور جن پر مضارب راضی ہو، نافذ العمل ہونی چاہئیں۔

لیکن ایسی شرائط جو مضارب کے لیے غیر معمولی تنگی پیدا کریں — مثلاً یہ کہا جائے کہ "مضارب صرف سو سال پرانے سامان میں کاروبار کرے گا" ۔ تو ایسی شرط باطل ہو گی کیونکہ وہ مضارب کو حرج (مشقت) میں ڈال دیتی ہے، جو شریعت میں پسندیدہ نہیں۔

المختصر:

قسم	وضاحت	فقہی موقف
مضاربت مطلقہ	مضارب کو کھلی آزادی - مگر شرعی اور عرفی حدود کے اندر۔	عام اجازت یا خاص تفویض ممکن۔
مضاربت مقیدہ	رب المال کی طے کردہ شرائط کے ساتھ محدود کاروبار۔	احناف کے نزدیک لازم، شوافع و مالکیہ کے نزدیک مکروہ۔

مثالیں کے طور پر (ایک بینک کیسے مضاربت کرتا ہے)

بینک کی طرف سے مختلف شعبوں میں مضاربہ کی بنیاد پر شراکت داری کی جاتی ہے جیسے:[5]

1) زرعی قرضے: بینک کسانوں اور زرعی شعبے میں سرمایہ کاری کرتا ہے۔

2) **کاروباری منصوبے:** چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری افراد کو اپنے کاروبار کو بڑھانے کے لیے مضاربہ کے ذریعے سرمایہ فراہم کیا جاتا ہے۔

3) **مضاربہ انویسٹمنٹ اکاؤنٹس:** میزان بینک مضاربہ کی بنیاد پر اپنے صارفین کو سیونگ اکاؤنٹس فراہم کرتا ہے جہاں صارف کو منافع کا حصہ ملتا ہے۔

یہ سرمایہ کاری مکمل طور پر شریعت کے اصولوں کے مطابق ہوتی ہے، جہاں سود سے بچا جاتا ہے اور دونوں فریقین (بینک اور سرمایہ کار) کے لیے منافع اور نقصان کا اشتراک کیا جاتا ہے۔ تفصیلات درج ذیل ہیں:

1) **زرعی شعبہ (Agricultural Sector)**

بینک کاشتکاروں کو فصلوں کی بہتر آمدنی حاصل کرنے میں مدد کے لئے مفت قرضوں کی بنیاد پر زرعی قرضوں کے لئے مالی مدد فراہم کرتا ہے۔ اس میں جدید زرعی ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری شامل ہے۔

2) **چھوٹے اور درمیانے کاروبار (SMEs)**

بینک نے چھوٹے اور درمیانے کاروباروں (SMEs) کو مضاربہ کے ذریعے سرمایہ فراہم کیا ہے تاکہ وہ اپنے کاروباری منصوبوں کو بڑھا سکیں۔ یہ قرض کاروبار کو بہتر بنانے اور نئے سامان خریدنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

3) **تعمیرات اور رئیل اسٹیٹ (Construction & Real Estate)**

بینک مضاربہ کے ذریعے رئیل اسٹیٹ اور تعمیراتی منصوبوں میں بھی سرمایہ کاری کرتا ہے، جہاں بینک زمین کے حصول یا عمارتوں کی تعمیر میں مدد کے لیے کمپنیوں کے ساتھ شراکت کرتا ہے۔

4) **تعلیمی اور فنی تربیت کے منصوبے (Educational & Vocational Training Projects)**

میزان بینک نوجوانوں کو ہنر مندی کے شعبوں میں بہتر تربیت دینے کے لیے تعلیمی اداروں اور پیشہ ورانہ تربیت کے پروگراموں میں بھی سرمایہ کاری کرتا ہے۔

5) **ایکسپورٹ اور امپورٹ کاروبار (Export & Import Business)**

بینک عالمی تجارت میں بھی مضاربہ کی بنیاد پر سرمایہ کاری کرتا ہے، خاص طور پر درآمد اور برآمد کی صنعت میں مصروف کمپنیوں میں۔

6) **صنعتی منصوبے (Industrial Projects)**

بینک صنعتی شعبے میں بھی مضاربہ کی بنیاد پر سرمایہ کاری کرتا ہے اور نئی صنعتوں کے قیام اور موجودہ صنعتوں کی جدید کاری کے لیے مالی معاونت فراہم کرتا ہے۔ یہ تمام منصوبے میزان بینک کے شریعہ کے مطابق سرمایہ کاری کے اصولوں پر مبنی ہیں اور ان کا مقصد معاشی ترقی اور سماجی ترقی حاصل کرنا ہے۔

بینک کی جانب سے چند اہم اقدامات کیے جاتے ہیں:

بینک مضاربہ کے ذریعے سرمایہ کاری سے منافع کماتا ہے اور ان منافعوں کو شرعی اصولوں کے مطابق رب المال (منافع سرمایہ کار) کے ساتھ بانٹتا ہے۔ اس پورے عمل کے دوران، بینک کچھ اہم اقدامات انجام دیتا ہے:

1)منافع کی تقسیم

اس مختص کا حصہ پہلے سے متعین ہے اور شریعت کے مطابق ہے۔ بینک کا سرمایہ کاری کا حصہ فیصد یا متفقہ رقم ہو سکتا ہے، جبکہ رب المال کا حصہ زیادہ تر منافع کی شکل میں ہوتا ہے۔ تقسیم کا طریقہ کار مختلف ہوتا ہے، لیکن عام طور پر یہ فراہم کرتا ہے کہ بینک انتظامی خدمات اور پروجیکٹ کی نگرانی کے لیے معاوضہ وصول کرتا ہے، جبکہ باقی منافع رب المال کو جاتا ہے۔

2)بینک کے فائدے کا حصول

اس عمل میں، بینک فیس یا خدمات کے ذریعے منافع کماتے ہیں۔ ان فیسوں کا استعمال انتظامی خدمات، سرمایہ کاری کے انتظام اور غیر منافع بخش مالیاتی خدمات فراہم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، بینک اکثر واپسی یا فیس وصول کرتے ہیں بینکوں کا فائدہ حاصل کرنے کا ایک اور طریقہ پورٹ فولیو میں تنوع ہے تاکہ خطرے کو کم کیا جاسکے اور امید ہے کہ زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کیا جاسکے۔

3)نقصان کی صورت میں تقسیم

اگر پراجیکٹ میں نقصانات ہیں، تو وہ متفقہ معیارات کے مطابق بینک اور کلائنٹ کے درمیان تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اس میں بینک کے سرمایہ کاری کے نقصانات کا حصہ بھی شامل ہوتا ہے، یعنی اصل نقصانات، اگر فریقین کے درمیان کوئی معاہدہ ہوتا ہے۔ تاہم، بینک انتظامی فیس بھی وصول کرتے ہیں، جو بعض اوقات نقصان ہونے کی صورت میں کم کی جاسکتی ہیں۔ یہ پورا عمل اسلامی مالیات کے اصولوں کی پیروی کرتا ہے، سود کی ممانعت کرتا ہے اور نفع و نقصان کی تقسیم کی بنیاد پر چلتا ہے۔

بینک نے مضاربت کے ذریعے مختلف منصوبوں میں سرمایہ کاری کی ہے، جن میں درج ذیل اہم کاروبار شامل ہیں:[6]

1)توانائی کے منصوبے

بینک نے Lucky Electric Power Company Limited، Engro Power Holding Private Limited اور PowerGen Thar Limited جیسے توانائی کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کی ہے۔ ۔ یہ توانائی کے منصوبے پاکستان کی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بہت اہم ہیں، اور بینک اپنے حصے کی بنیاد پر منافع کماتے ہیں۔

2)سیمنٹ اور تعمیراتی منصوبے

Cherat Cement اور Pioneer Cement جیسے سیمنٹ کی فیکٹریوں کے منصوبوں میں بھی بینک نے مالی معاونت فراہم کی ہے ۔بینک ان منصوبوں میں شراکت داری میں بھی سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

3) ٹرانسپورٹیشن

Shifa International Hospitals اور Daewoo Pakistan Express Bus Service جیسے پراجیکٹس کو بھی بینک سے اس کے اسلامک فنانس ماڈل کے تحت طویل مدتی فنانسنگ سپورٹ حاصل ہوئی ہے۔

4) ہوٹل اور سیاحت

بینک نے Avari Hotels اور Nishat Hotels & Properties جیسے ہوٹلوں کی فنانسنگ کی ہے یہ منصوبے پاکستان کی سیاحت اور مہمان نوازی کی صنعت کو مزید مضبوط بنانے میں معاون ہیں۔۔

5) زرعی اور کیمیائی شعبہ

Fatima Fertilizer اور Fatima Energy جیسے کیمیائی اور زرعی منصوبوں میں بینک کی سرمایہ کاری اس کے اسلامی مالیاتی ماڈل کی مدد سے کی گئی ہے، جو مضاربت کی بنیاد پر ہے۔ بینک ان تمام شعبوں میں اپنے سرمایہ کاروں کو منافع فراہم کرتا ہے اور اس کی آمدنی ان منصوبوں کی کامیابی اور منافع کی تقسیم سے حاصل ہوتی ہے۔

مضاربت کا جواز قرآن وسنت کی روشنی میں:

فقہاء کرام نے مضاربت کا جواز درج ذیل قرآنی آیت سے ثابت کیا ہے۔

﴿ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ۰ ﴾ [7]

(اور بعض خدا کے فضل (یعنی معاش) کی تلاش میں ملک میں سفر کرتے ہیں)

انہوں نے کہا کہ مضاربت کی ابتداء ضرب فی الارض سے ہوئی ہے۔ اصطلاح "مضاربت" کی تعریف مندرجہ بالا مضمون سے اخذ کی جاسکتی ہے۔ لیکن مال، محنت اور سرمائے کا ذکر یقیناً جائز ہے، کیونکہ حلال رزق، رزق اور تجارت کے لیے بھی مضاربت ایک ضرورت تھی۔

تقریر رسول ﷺ سے مضاربت کا ثبوت:

نبوت سے پہلے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پچیس برس تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت، دیانت، سچائی اور معاملات کی فہم و فراست ہر ایک کی زبان پر تھی۔ پھر حضرت خدیجہ ؓ نے اپنا مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا تھا اور ساتھ اپنے غلام میسرہ کو بھیجا تھا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ مال لیا اور ملک شام میں جاکر بیچ دیا۔ اس تجارت میں حضرت خدیجہ ؓ کو پہلے سے دگنا منافع ملا۔

یہ مضاربت کا معاملہ جو نبوت سے پہلے ہو چکا تھا۔ نبی ہونے کے بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام نہیں سمجھا اور کبھی اس سے منع نہیں فرمایا، اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ مضاربت کا ثبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر سے لیا گیا ہے۔۔ محدثین

کے ہاں تقریر رسول صلی اللہ سے مراد ایسا عمل ہے جو آپ ﷺ تعلیم کے سامنے انجام پایا لیکن آپ ﷺ نے اس کی تردید نہ فرمائی ہو۔

قول رسول ﷺ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(ثَلاَثٌ فِيهِنَّ الْبَرَكَةُ: الْبَيْعُ إِلَى أَجَلٍ وَالْمقَارَضَةُ وَاخْلاَطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ لِلْبَيْتِ لاَ لِلْبَيْعِ۔[8])

"تین چیزوں میں برکت ہیں: معینہ مدت کے لئے اُدھار فروخت کرنا۔ مضاربہ کی بنیاد پر کسی کو مال دینا۔ گھریلو ضرورت کے لئے گندم میں جو کی ملاوٹ کرنا... نہ کہ بیچنے کے لئے (ایسا کرنا جائز نہیں)۔"

مضاربہ کے عدم ترویج کی ممکنہ وجوہات کا جائزہ:

1) صارفین کی جانب سے دلچسپی کا فقدان:

بینک کے صارف بھی بینک سے مضاربہ اور مشارکہ کے ذریعے تمویل لینا پسند نہیں کرتے جن کی مختلف وجوہات بیان کی جاتی ہیں مثلا: (الف) سب سے بڑی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایسے ادارے جو بینک کے معیار پر پورا اترتے ہیں وہ بینک کو اپنے منافع میں شریک نہیں کرنا چاہتے۔ کیونکہ مشارکہ اور مضاربہ کی صورت میں بینک اگرچہ ان کے ساتھ نقصان میں بھی شریک ہو گا تاہم نفع ہونے کی صورت میں بینک کو حقیقی منافع دینے کا پابند بھی ہوں گے۔ اب وہ صرف ان ذرائع تمویل کے ذریعے تمویل لینا پسند کرتے ہیں

ب) مضاربہ کے معیار

مضاربہ کے معیار پر پورا اترنے کے لئے اداروں کو بہت سارے اضافی شرائط، خطرہ اور محنت کرنا پڑتی ہے جو دوسرے معاملات تمویل میں نہیں کرنا پڑتی اس لئے یہ کاروباری ادارے اور افراد ان ذرائع تمویل کو اختیار کرتے ہیں جن میں کم خطرہ اور کم محنت کرنا پڑے[9]

ج) ٹیکس سے متعلقہ مسائل:

پاکستان جیسے ملک میں جہاں ٹیکس کے بہت سے مسائل ہیں اور تاجر عموماً اصل منافع اور نقصان کو ظاہر نہیں کرتے، دو طرح کے اکاؤنٹس استعمال کیے جاتے ہیں۔ ایک اکاؤنٹ ٹیکس سے متعلقہ ادارے کے لیے بنایا گیا ہے، اور دوسرا اکاؤنٹ کمپنی کے اندرونی اکاؤنٹ کے لیے بنایا گیا ہے، جو کہ اصل اکاؤنٹ ہے جو کمپنی کے منافع اور نقصان کو ریکارڈ کرتا ہے۔ اب اگر مضاربہ اور مشارکہ کا معاملہ بینک فنانسنگ کی صورت میں کیا جائے تو ظاہر ہے۔ اس صورت میں حقیقی کھاتے کے بنیاد پر نفع اور نقصان کی تقسیم ہو گی اور

اسی کھاتے کو ظاہر کرنا پڑے گا اور اسی کھاتے کے بنیاد پر ٹیکس دینا پڑے گا جس کے لئے کاروباری ادارے اور افراد رضامند نہیں ہوتے اس لئے مشارکہ اور مضاربہ کو بطور تمویل لینا پسند نہیں کیا جاتا[10]

2) حکومت کے قانونی تعاون کی عدم دستیابی:

اسلامی بینکنگ انڈسٹری کے ساتھ حکومتی تعاون کی عدم دستیابی مضاربہ کے بطور تمویل عدم ترویج کی ایک اہم وجہ حکومتی سرپرستی کی عدم دستیابی ہے خصوصا ان دو پراڈکٹس کے استعمال کے حوالے سے حکومتی سرپرستی کا وجود بہت ضروری ہے کیونکہ سرمائے کے لحاظ سے شرعا مضارب امین ہوتا ہے یعنی تعدی و تقصیر کے بغیر اگر مضاربت اور شراکت کے مال کو نقصان پہنچتا ہے تو اس صورت میں شریک اور مضارب ذمہ دار نہیں ہوتا۔ اس صورت میں اگر بینک کسی کے ساتھ مضاربت کا معاملہ کریں یا شراکت کا معاملہ کریں اور وہ نقصان کا دعوی کرے یا شراکت و مضاربت کے اثاثوں کے ضائع ہونے کا دعوی کرے تو مالیاتی ادارے کے ساتھ اس دعوے کی تحقیق کرنے کا کوئی نظام موجود نہیں ہوتا۔[11]

3) مہارت کی کمی:

مشارکہ اور مضاربہ کی بطور تمویل عدم ترویج کی ایک اہم وجہ بینک کے ملازمین اور گاہکوں کا تجربہ، مہارت اور مشق کا نہ ہونا بھی ہے۔ چونکہ ان معاملات میں بینک ملازمین کے ساتھ ساتھ وہ افراد یا ادارے بھی مکمل طور پر حصہ دار ہوتے ہیں جن کے ساتھ شراکت یا مضاربت کا عقد کیا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی بطور شریک یا مضارب اس عمل میں حصہ لیتے ہیں

4) اکاؤنٹنگ کے مسائل: مضاربہ اور مشارکہ میں غیر سودی مالیاتی اداروں کے لئے مشکلات میں سے ایک اہم مشکل ان ذرائع تمویل کے اکاونٹنگ اور حسابات کے طرق کا مروج نہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اسلامی بینکاری سے متعلقہ ادارے زیادہ تر روایتی اکاؤنٹنگ کے طریقے استعمال کرتے ہیں جبکہ مضاربہ اور مشارکہ میں مختلف مراحل کے اکاونٹنگ کے طرق مختلف ہوتے ہیں۔ کیونکہ مشارکہ یا مضاربہ فقط کسی کو رقم مہیا کرنا نہیں ہے بلکہ عملی طور پر اس کاروبار میں شریک ہونا ہے یا بطور رب المال اس مالک کی ملکیت اور اس کے رسک کو برداشت کرنا ہے۔ اسی طرح منافع یا نقصان کے طریقہ کار کے تقسیم کے لئے بھی اکاونٹنگ کے معیارات کا مروج نہ ہونا بھی ایک رکاوٹ ہے[12]

5) کلائنٹ اور گاہکوں کے ہاں منضبط حسابات کا نہ ہونا: جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ ان دونوں معاملات کے ذریعے بینک جس ادارے یا فرد کو تمویل سہولت مہیا کرتا ہے وہ بھی اس معاملے میں مضارب یا عامل شریک کا کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ نیز ان دونوں معاملات میں خطرے کی سطح دوسرے معاملات کی نسبت بہت زیادہ ہے اس لئے مشارکہ اور مضاربہ کے ذریعے صرف ایسے افراد اور اداروں کا انتخاب کرنا ضروری ہوتا ہے جن کے معاملات کی نگرانی اور حسابات کے جانچ کا قابل اعتماد طریقہ کار موجود ہو تا کہ بینک جن رقوم میں امین کا کردار ادا کر رہا ہوتا ہے ان سے صرف قابل اعتماد جگہوں میں سرمایہ کاری ہو۔

6)ایماندار اور ماہر کاروباری افراد کی کمی: مشارکہ اور مضاربہ کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں سے ایک اور رکاوٹ ایسے افراد اور اداروں کی کمی ہے جو ایماندار ہونے کے ساتھ ساتھ مطلوبہ کاروباری مہارت بھی رکھتے ہوں ۔اسلامی بینکاری کے یہ مثالی ذرائع تمویل دراصل اسلامی معاشی نظام کی سرمایہ کاری کی بنیادیں ہیں اور یہ بنیادیں اسلام کے اخلاقی اور قانونی نظام پر بہت انحصار رکھتے ہیں۔ اگر کسی معاشرے کے اخلاقی تانے بانے کمزور پڑ گئے ہوں تو مضبوط قانونی نظام، غلط کام کرنے والوں کو روکنے کے کیلئے متحرک ہو جاتا ہے۔ آج کے پاکستان میں کاروباری مہارت کے ساتھ ساتھ اخلاص، سچائی اور ایمانداری کو جمع ہونا بہت کم ہو چکا ہے۔ جبکہ مضاربہ اور مشارکہ میں حقیقی معنوں میں ایمانداری کا وصف ہونا ضروری ہے۔

7)مرکزی بینک کی جانب سے ترغیبات کی عدم موجودگی: کسی بھی پراڈکٹ کے حوالے سے مرکزی بینکوں کا کردار بہت اہم ہوتا ہے مشارکہ اور مضاربہ کی ترویج کے حوالے سے مرکزی بینک کا کردار بھی یقینی طور پر انتہائی اہم ہے[13] پاکستان میں سٹیٹ بینک آف پاکستان پہلے ہی سے ایک سیٹ اپ اسلامک بینکنگ ڈویژن (IDB) کے نام سے قائم کر چکا ہے اور یقینی طور پر اس کا اسلامی بینکاری کے حوالے سے بہت مثبت کردار رہا ہے

تاہم مشارکہ اور مضاربہ کے ترویج کے حوالے سے مزید توقعات ان سے رکھی جاتی ہے تاکہ ان مرکزی بینک کی جانب سے ترغیبات کی عدم موجودکی کسی بھی پراڈکٹ کے حوالے سے مرکزی بینکوں کا کردار بہت اہم ہوتا ہے مشارکہ اور مضاربہ کی ترویج کے حوالے سے مرکزی بینک کا کردار بھی یقینی طور پر انتہائی اہم ہے پاکستان میں سٹیٹ بینک آف پاکستان پہلے ہی سے ایک سیٹ اپ اسلامک بینکنگ ڈویشن (IDB) کے نام سے قائم کر چکا ہے اور یقینی طور پر اس کا اسلامی بینکاری کے حوالے سے بہت مثبت کردار رہا ہے تاہم مشارکہ اور مضاربہ کے ترویج کے حوالے سے مزید توقعات ان سے رکھی جاتی ہے۔

8)بینک انتظامیہ کی عدم دلچسپی:

مشارکہ اور مضاربہ کے بطور تمویل اور سرمایہ کاری کے استعمال کی راہ میں حائل دوسری اہم وجہ بینک انتظامیہ کی عدم دلچسپی ہے۔ اس کی کئی وجوہات کہی جاتی ہیں۔ مثلا ایک اہم وجہ بینک کے سٹاف کا ان معاملات کے شرعی تفاصیل سے کماحقہ عدم آگاہی ہے- کیونکہ زیادہ اسلامی بینکوں میں سینئیر افراد کو عموما دوسرے سودی بینکوں سے لیا گیا ہوتا جن کا عموما سودی بینکاری کا زیادہ تجربہ ہوتا ہے۔ جبکہ جو افراد اسلامی بینکاری سے ہی ابتدا کر چکے ہوتے ہیں عموما ان میں اکثریت کا اتنا تجربہ نہیں ہوا کرتا یا ان کو شرعی اصولوں اور قوانین سے اتنی آگہی نہیں ہوتی۔

مضاربت کی شرائط اور احکام

مروّجہ اسلامی بینکوں میں رائج مضاربہ کی شرعی حیثیت

﴿وَإِنَّ كَثيرًا مِنَ الخُلَطاءِ لَيَبغي بَعضُهُم عَلىٰ بَعضٍ إِلَّا الَّذينَ ءامَنوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَليلٌ ما هُم... ٢٤﴾.[14]

(اور اکثر شراکت دار ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان دار ہوں اور نیک عمل کرتے ہوں اور ایسے لوگ کم ہی ہیں۔)

خلاصہ کلام:

دنیا کے ہر دور میں انسانوں کے حالات اور وسائل ایک جیسے نہیں رہے۔ کچھ لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ نے **سرمایہ (مال)** زیادہ عطا کیا ہوتا ہے، لیکن ان کے پاس **کاروباری مہارت یا وقت** نہیں ہوتا۔ یعنی وہ خود تجارت نہیں کر سکتے، یا کرنا نہیں چاہتے۔ مثلاً کوئی شخص سرکاری ملازمت کرتا ہے یا اس کی عمر ایسی ہے کہ وہ کاروبار میں حصہ نہیں لے سکتا، مگر اس کے پاس کچھ اضافی پیسہ موجود ہوتا ہے جو وہ کسی اچھے مقصد کے لیے لگانا چاہتا ہے۔ دوسری طرف معاشرے میں ایسے بھی بہت سے لوگ پائے جاتے ہیں جو **انتہائی قابل، سمجھدار اور تجربہ کار** ہوتے ہیں، مگر ان کے پاس سرمایہ نہیں ہوتا۔ وہ کاروبار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، مگر مالی وسائل کی کمی ان کے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے نہیں دیتی۔ یہی وہ سماجی اور معاشی خلا ہے جسے **اسلامی مالیاتی نظام** نے بڑے خوبصورت انداز میں پُر کیا—اور اس خلا کو پُر کرنے کا سب سے اہم ذریعہ **مضاربہ** ہے۔

مضاربہ کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ **سرمایہ دار اور محنت کرنے والا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون** کریں، تاکہ دونوں فریق فائدہ حاصل کر سکیں۔

1) جس کے پاس سرمایہ ہے، وہ سرمایہ فراہم کرے۔ 2) جس کے پاس محنت، علم، اور مہارت ہے، وہ کاروبار کرے۔ 3) اور دونوں مل کر حاصل ہونے والے **منافع میں شریک** ہوں۔

یوں یہ نظام صرف مالی فائدہ ہی نہیں دیتا بلکہ معاشرے میں **تعاون، اشتراک، اور اعتماد** کی فضا پیدا کرتا ہے۔ یہ اسلامی نقطۂ نظر کی خوبصورتی ہے کہ وہ دولت کو صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہنے دیتا بلکہ اس کی **گردش (circulation)** کو فروغ دیتا ہے۔ ایسا نظام نہ صرف کاروباری صلاحیت رکھنے والوں کے لیے مواقع پیدا کرتا ہے بلکہ سرمائے کے بیکار پڑے رہنے سے بھی بچاتا ہے۔

مضاربہ کے بارے میں احادیثِ نبویہؐ:

کتبِ حدیث میں ہمیں مضاربہ کے متعلق درج ذیل روایات ملتی ہیں:

1) . سنن ابن ماجہ میں سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلاَثٌ فِيهِنَّ الْبَرَكَةُ: الْبَيْعُ إِلَى أَجَلٍ وَالْمقَارَضَةُ وَاخْلاَطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ لِلْبَيْتِ لاَ لِلْبَيْعِ-[15]))

"تین چیزوں میں برکت ہیں: معینہ مدت کے لئے اُدھار فروخت کرنا۔ مضاربہ کی بنیاد پر کسی کو مال دینا۔ گھریلو ضرورت کے لئے گندم میں جو کی ملاوٹ کرنا... نہ کہ بیچنے کے لئے (ایسا کرنا جائز نہیں)۔"

خلاصہ کلام:

اس قول میں بتایا گیا ہے کہ **تین کاموں میں برکت (اللہ کی طرف سے اضافہ اور بھلائی)** ہوتی ہے:

1. **معینہ مدت کے لیے اُدھار پر چیز فروخت کرنا:**

یعنی جب کوئی شخص کسی کو سامان قسطوں یا مقررہ مدت کے لیے اُدھار بیچتا ہے تو یہ عمل شریعت کے دائرے میں رہ کر کیا جائے تو اس میں برکت ہوتی ہے، کیونکہ اس سے آسانی پیدا ہوتی ہے اور دوسروں کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔

2. **مضاربہ کی بنیاد پر سرمایہ دینا:**

یعنی کسی کو کاروبار کے لیے اپنا مال اس شرط پر دینا کہ نفع طے شدہ تناسب سے تقسیم ہوگا۔ یہ عمل تعاون، اعتماد اور حلال کمائی پر مبنی ہے، اسی لیے اس میں اللہ برکت دیتا ہے۔

3. **گھریلو ضرورت کے لیے گندم میں جو کی ملاوٹ کرنا (بیچنے کے لیے نہیں):**

یعنی اگر کوئی شخص اپنی ذاتی خوراک کے لیے دو چیزیں ملاتا ہے تو یہ جائز اور بابرکت ہے، لیکن اگر وہ ایسا **بیچنے یا دھوکہ دینے کے لیے** کرے تو یہ ناجائز ہے۔

2) سنن بیہقی میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہے، کے بارے میں منقول ہے:

إِذَا دَفَعَ مَالاً مُضَارَبَةً اشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهِ أَنْ لاَ يَسْلُكَ بِهِ بَحْرًا وَلاَ يَنْزِلَ بِهِ وَادِيًا وَلاَ يَشْتَرِىَ بِهِ ذَاتَ كَبِدٍ رَطْبَةٍ فَإِنْ فَعَلَ فَهُوَ ضَامِنٌ فَرُفِعَ شَرْطُهُ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَجَازَهُ۔[16]

جب وہ کسی کو وہ مضاربت پر مال دیتے تو یہ شرط لگاتے کہ وہ یہ مال سمندر میں نہیں لے جا سکتا اور کسی وادی میں بھی نہیں لے جائے گا اور نہ اِس سے جانور خریدے گا۔ اگر اُس نے ایسا کیا تو نقصان کا ضامن وہ خود ہو گا۔ ان کی یہ شرط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی گئی تو آپ نے اس کی اجازت دے دی۔"

وضاحت:

1. **مضاربہ پر سرمایہ دینا اور شرط لگانا:**

سرمایہ دینے والا (رب المال) کسی کاروباری (مضارب) کو رقم دیتا ہے اور ساتھ کچھ **خصوصی شرائط** لگا دیتا ہے، جیسے:

- یہ مال سمندر میں تجارت کے لیے نہیں لے جانا۔ کسی وادی میں لے جانا ممنوع ہے۔ اس مال سے جانور نہیں خریدنے۔

یعنی سرمایہ دار نے مخصوص حدود طے کی ہیں تاکہ اپنا سرمایہ محفوظ رہے اور نقصان کا خطرہ کم ہو۔

2. **ضمانت اور ذمہ داری:**

اگر مضارب نے ان شرائط کی خلاف ورزی کی تو **نقصان کا ذمہ دار وہ خود ہوگا، نہ کہ سرمایہ دار**۔ یہ اصول مضاربہ میں انصاف اور ذمہ داری کو یقینی بناتا ہے۔

3. **رسول اللہ ﷺ کی اجازت:**

جب یہ شرطیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کی گئیں، تو آپ ﷺ نے ان کی اجازت دی۔

- اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مضاربہ میں **مخصوص شرائط لگانا جائز** ہے، بشرطیکہ یہ شرائط عملی، ممکن اور ناجائز نہیں ہوں۔

نوٹ: تاہم یاد رہے کہ سند کے لحاظ سے مذکورہ بالا دونوں روایات ضعیف ہیں۔

3) سیدنا حکیم بن حزام بھی انہی شرائط کے ساتھ مضاربت پر مال دیا کرتے تھے۔[17]

4) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی مضاربہ کی بنیاد پر مال دیا تھا۔[18]

5) **حضرت عمر رضی اللہ عنہ** کے صاحبزادے عبد اللہ اور عبید اللہ ایک لشکر کے ساتھ عراق گئے۔ جب وہ واپس آرہے تھے تو اُن کی ملاقات بصرہ کے گورنر ابو موسیٰ اشعری سے ہوئی، اُنہوں نے کہا کہ میری یہ خواہش ہے کہ تمھیں کوئی فائدہ پہنچا سکوں۔ میرے پاس بیت المال کا کچھ مال ہے جو میں مدینہ منورہ میں امیر المؤمنین کی خدمت میں بھیجنا چاہتا ہوں، میں وہ مال تمھیں بطورِ قرض دے دیتا ہوں تم یہاں سے کچھ سامان خرید لو اور مدینہ منورہ میں وہ سامان بیچ کر اصل سرمایہ بیت المال میں جمع کرادینا اور نفع خود رکھ لینا۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا لیکن حضرت عمر اس پر راضی نہ ہوئے اور اُنہوں نے اسے مضاربہ قرار دے کر اصل سرمائے کے علاوہ اُن سے آدھا نفع بھی وصول کیا۔[19]:

6) سنن بیہقی اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا[20]

"مضاربہ میں ہر سرمایہ کار اپنے سرمائے کے تناسب سے نقصان برداشت کرے گا اور منافع طے شدہ تناسب کے مطابق تقسیم ہوگا۔"

مضاربہ کے اُصول وضوابط

مضاربہ میں دو فریق ہوتے ہیں:

1) ایک کاروبار کے لئے سرمایہ فراہم کرنے والا جسے ربّ المال کہا جاتا ہے۔

2) دوسرا کاروبار کرنے والا فریق جسے 'مضارب' کہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ پوچھا گیا:

ایک شخص نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا، اُس نے محنت کی جس کے نتیجے میں اسے منافع حاصل ہوا۔ اب مضارب یہ چاہتا ہے کہ وہ سرمایہ کار کی غیر موجودگی میں منافع سے اپنا حصّہ وصول کرلے تو کیا یہ درست ہے؟ اس پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"لاَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا إِلاَّ بِحَضْرَةِ صَاحِبِ الْمَالِ[21]"

"جب تک ربّ المال موقع پر موجود نہ ہو مضارب کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ منافع سے اپنا حصّہ وصول کرے۔"

مضاربہ میں دو فریق ہوتے ہیں: **ربّ المال** (سرمایہ فراہم کرنے والا) اور **مضارب** (کاروبار کرنے والا)۔ ربّ المال کاروبار میں براہِ راست حصہ نہیں لیتا، لیکن اسے کاروبار کی نگرانی اور حساب کتاب جاننے کا حق حاصل ہے تاکہ مضارب بد دیانتی یا غفلت سے کام نہ لے۔ امام مالک کے مطابق مضارب صرف ربّ المال کی موجودگی میں ہی منافع وصول کر سکتا ہے۔ مروجہ اسلامی بینکنگ میں اکثر مضاربہ کے اصول صحیح طور پر نہیں اپنائے جاتے؛ بینک منافع اور نقصان کو حتمی قرار دے کر سرمایہ کار کے حقوق کو محدود کر دیتے ہیں، جس سے اصل اسلامی مضاربہ کے عدل و انصاف کا تقاضا پورا نہیں ہوتا اور سرمایہ کار کے منافع میں مناسب اضافہ نہیں ہوتا۔

دوسرا اُصول:

جیسا کہ اسلامی بینکنگ کیلئے اسلامی ماہرین کے طے کردہ ضوابط پر مشتمل کتاب **المعايير الشرعية** میں ہے[22]:

"يشترط في الربح أن تكون كيفية توزيعه معلومة علمًا نافيا للجهالة ومانعًا للمنازعة"

"منافع میں یہ شرط ہے کہ اس کی تقسیم کی کیفیت اس طرح معلوم ہو کہ اس میں کوئی بے خبری اور نزاع کا امکان باقی نہ ہو۔"

مضاربہ کے صحیح ہونے کے لیے ضروری ہے کہ شروع میں ہی منافع کی تقسیم کی شرح واضح اور متعین ہو، مثلاً سرمایہ کار اور مضارب کے درمیان 60:40 یا مساوی تقسیم طے کی جائے، تاکہ کسی قسم کی الجھن یا تنازعہ پیدا نہ ہو۔ اسلامی ماہرین کے مطابق یہ اصول بنیادی شرط ہے، کیونکہ مضاربہ میں صرف منافع معقود علیہ ہوتا ہے اور اگر یہ غیر معلوم یا بعد میں تبدیل ہو تو مضاربہ فاسد ہو جاتا ہے۔ مروجہ اسلامی بینکنگ میں اکثر اس اصول کی پابندی نہیں کی جاتی: اکاؤنٹ کھولتے وقت منافع کی شرح واضح نہیں ہوتی اور بینک وقتاً فوقتاً اسے بدل سکتا ہے، جس سے اصل اسلامی مضاربہ کے صحیح اصول کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور سرمایہ کار کے حقوق متاثر ہوتے ہیں۔

تیسرا اُصول

اگر مضارب اس کی ہدایات پر عمل نہ کرے تو وہ سرمایہ کار کے سرمائے کا ذمہ دار ہو گا[23]

جیسا کہ حضرت حکیم بن حزامؓ سے مروی ہے کہ جب وہ کسی کو مضاربہ پر مال دیتے تو یہ شرط عائد کرتے:

"أن لاتجعل مالي في كبد رطبة ولا تحمله في بحر ولاتنزله به في بطن مسيل، فإن فعلتَ شيئًا من ذلك فقد ضمنت مالي[24]"

"میرے مال سے جانور نہیں خریدو گے اور نہ اس سے سمندر اور کسی وادی میں تجارت کرو گے اور اگر تم نے ایسا کیا تو میرے مال کے نقصان کی ذمہ داری تم پر ہو گی۔"

مضاربہ میں تیسرا اصول یہ ہے کہ سرمایہ کار (ربّ المال) کو حق حاصل ہے کہ وہ مضارب پر مخصوص شرائط عائد کرے، جیسے کس قسم کے کاروبار میں سرمایہ استعمال ہو گا، کس جگہ یا کس شخص / کمپنی کے ساتھ لین دین ہو گا۔ اگر مضارب ان ہدایات کی خلاف ورزی کرے تو سرمایہ کار کے نقصان کا ذمہ دار وہ ہو گا۔ مروجہ اسلامی بینکنگ میں یہ اصول اکثر نظر انداز ہوتا ہے: کھاتے دار

صرف رقم جمع کراتے ہیں، اور بینک خود فیصلہ کرتا ہے کہ یہ رقم کس کاروبار یا پراڈکٹ میں لگائی جائے گی، حالانکہ اسلامی مضاربہ کے مطابق سرمایہ کار کو اس معاملے میں اختیار ہونا چاہیے۔ سرمایہ کار کے حق کو سلب کرنا غیر منصفانہ اور شرعی اصولوں کے خلاف ہے۔

چوتھا اُصول:

کہ **المعاییر الشرعیۃ** میں ہے:

"يجوز لربّ المال أخذ الضمانات الكافية والمناسبة من المضارب بشرط أن لا ينفذ ربّ المال هذه الضمانات إلا إذا ثبت التعدى أو التقصير أو مخالفة شروط عقد المضاربة[25]"

"ربّ المال مضارب سے کافی اور مناسب ضمانتیں لے سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ ربّ المال اِن ضمانتوں کو اسی صورت نافذ کرے گا جب مضارب کی زیادتی یا کوتاہی یا عقدِ مضاربہ کی شرائط کی خلاف ورزی ثابت ہو جائے۔"

چوتھا اصول یہ ہے کہ مضاربہ میں سرمایہ کار (ربّ المال) یہ حق نہیں رکھتا کہ وہ ہر حال میں مقررہ فیصد منافع کی ضمانت طلب کرے، کیونکہ یہ سود کے زمرے میں آتا ہے اور ناجائز ہو گا۔ البتہ وہ یہ ضمانت طلب کر سکتا ہے کہ مضارب اپنا کام پوری دیانتداری اور شرائط کے مطابق کرے، اور اگر اس کی غفلت یا شرائط کی خلاف ورزی کی وجہ سے نقصان ہو تو وہ اس کا ازالہ کرے۔ مروجہ اسلامی بینک اس اصول کی خلاف ورزی کرتے ہیں کیونکہ وہ ڈپازٹرز کو یہ شرعی حق اور گارنٹی نہیں دیتے، بلکہ بینک اپنی صوابدید پر سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

پانچواں اُصول

ا۔ چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"عقد القراض يقتضى تصرف العامل في المال بالبيع والشراء، فإذا قارضه علىٰ أن يشترى به نخلا يمسك رقابها ويطلب ثمارها لم يجز لأنه قيد تصرفه الكامل بالبيع والشراء، ولأن القراض مختص بما يكون النماء فيه نتيجة البيع والشراء وهو في النخل نتيجة عن غير بيع وشراء فبطل أن يكون قراضًا ولا يكون مساقاة، لأنه عاقده علىٰ جهالة بها قبل وجود ملكها، وهٰكذا لو قارضه علىٰ شراء دوابّ أو مواشى يحبس رقابها ويطلب نتاجها لم يجز لما ذكرنا[26]"

"عقدِ مضاربہ کا تقاضا یہ ہے کہ مضارب خرید و فروخت کے ذریعے ہی مال میں تصرف کرے لہٰذا جب وہ اس طرح مضاربہ کرے کہ وہ اس مال سے کھجوروں کے درخت خریدے گا اور اُن سے پھل حاصل کر (کے نفع کمائے) گا تو یہ جائز نہیں ہو گا، کیونکہ مضاربہ میں خرید و فروخت کے ذریعے تصرف کی شرط ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مضاربہ ان معاملات کے ساتھ مختص ہے جہاں مال میں اضافہ خرید و فروخت کے نتیجے میں ہو جبکہ کھجوروں میں یہ اضافہ خرید و فروخت کے نتیجے میں نہیں، اس لیے اس کا مضاربہ باطل ٹھہرا اور یہ مساقات کا معاملہ بھی نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس صورت میں یہ کھجوروں کی ملکیت وجود میں آنے سے پہلے مجہول درختوں پر عقد ہو گا۔ اسی طرح اگر اس

طرح مضاربہ کرلے کہ وہ جانور یا مویشی خریدے گا جو بذاتِ خود تو اس کے پاس محفوظ ہوں گے مگر اُن کی پیداوار حاصل کرے گا تو یہ بھی جائز نہیں ہوگا۔ وجہ وہی ہے جو ہم نے اوپر ذکر کی ہے یعنی یہ نفع خرید و فروخت کے نتیجے میں حاصل نہیں ہوا۔"

۔ چنانچہ **المعايير الشرعية میں** ہے:

"والمضاربة من الصيغ التي تستخدم غالبًا في التجارة ثم توسّعت استخداماتها حتى شملت مجالات الاستثمار التجارية والزراعية والصناعية والخدمية وغيرها"

"مضاربہ ان طریقوں میں سے ہے جو زیادہ تر تجارت میں استعمال کیا جاتا ہے پھر اس کے استعمال میں وسعت پیدا ہوگئی یہاں تک کہ تجارتی، زرعی اور صنعتی سرمایہ کاری وغیرہ کو بھی شامل ہو گیا۔[27]"

پانچواں اصول یہ ہے کہ مضاربہ کے تحت فراہم کیا گیا سرمایہ صرف **تجارت (buying & selling)** میں استعمال ہونا چاہیے، نہ کہ کسی اور مقصد کے لیے۔ امام نووی ﷺ کے مطابق مضاربہ میں صرف خرید و فروخت کے ذریعے نفع حاصل کرنا جائز ہے، جیسے کھجور کے درخت یا جانور خرید کر ان سے پیداوار حاصل کرنا جائز نہیں کیونکہ اس سے نفع خرید و فروخت کے نتیجے میں نہیں ہوتا۔ لیکن مروجہ اسلامی بینک اس اصول کی خلاف ورزی کرتے ہیں کیونکہ وہ مضاربہ کے سرمایہ کو اجارہ یا دیگر غیر تجارتی سرمایہ کاری میں استعمال کرتے ہیں، جس سے اس کا شرعی مضاربہ ہونے پر سوال اٹھتا ہے۔ اگرچہ بعض فقہاء اسے وسیع کر کے زرعی، صنعتی اور خدماتی سرمایہ کاری تک بڑھا دیتے ہیں، لیکن یہ وسعت کب اور کس بنیاد پر دی گئی، اس پر زیادہ وضاحت نہیں ملتی۔

چھٹا اُصول:

چنانچہ معروف حنفی فقیہ جناب علامہ علاؤالدین کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ويشترط لجواز القسمة قبض المالك رأس المال، فلاتصح قسمة الربح قبل قبض رأس المال[28]

"مضاربہ میں نفع کی تقسیم کی شرط یہ ہے کہ ربّ المال اپنے راس المال پر قبضہ کرلے۔ چنانچہ اصل سرمائے کو قبضہ میں لینے سے قبل نفع کی تقسیم درست نہیں ہوگی۔"

حقیقی اسلامی بینکاری مشارکہ اور مضاربہ پر مبنی ہے، لیکن معروضی حالات میں، یہ دونوں کاروباری ذرائع کئی وجوہات کی بنا پر مرابحہ اور اجارہ سے بہت کم موثر ہیں۔ دونوں کی غیر مقبولیت کی کچھ وجوہات میں بینک انتظامیہ کی عدم دلچسپی، دیانتدار اور مخلص کاروباری افراد کی کمی، مہارت کی کمی، حکومتی غفلت، اکاؤنٹنگ کے مسائل اور نگرانی کی کمی ہے۔ چنانچہ اسلام بینکاری کو آگے بڑھانے کیلئے جامعات اور دوسرے تحقیقی تنظیموں اور اداروں کو اسلامی بینکاری، تکافل اور اسلامی معیشت کے حوالے سے تعلیمی پروگرامز اور تحقیقی سرگرمیاں شروع کرنی چاہئے تاکہ نوجوان نسل کو اس سے آگاہ کیا جاسکے اور ان کو اسلامی بینکاری اور مالی صنعت کے حوالے دستیاب انسانی وسائل کے ذریعے بہرہ ور کیا جاسکے۔ یہ عمل بڑی سطح پر عوام کو اس حوالے سے شعور اور آگاہی دینے میں معاون ثابت ہوگا۔ طرح کاروباری افراد اور اداروں کو اس حوالے سے تربیت دینے کی ضرورت ہے. اس عمل سے آبادی کی آگاہی اور

تفہیم کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ نیز اس شعبے میں کاروباری افراد اور اداروں کو تربیت دی جانی چاہیے۔ مشارکہ اور مضاربہ میں ان کی دلچسپی کو فروغ دیں۔ جہاں ان رکاوٹوں کو دور کیا جا سکتا ہے، وہیں اقتدار میں رہنے والوں کو بھی اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی ہوں گی اور اس سلسلے میں قانون سازی کرنی چاہیے۔

خلاصہ بحث

مضاربہ کا حقیقی مقصد سرمایہ دار اور کاروباری کے درمیان انصاف اور شراکت داری قائم کرنا ہے، لیکن مروجہ اسلامی بینکنگ میں اکثر یہ اصول نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اسلامی بینکوں میں منافع کی شرح پہلے سے مقرر نہیں ہوتی اور اسے بعد میں تبدیل بھی کیا جا سکتا، جس سے مضاربہ کا بنیادی اصول یعنی شفافیت اور طے شدہ منافع کی تقسیم متاثر ہوتی ہے۔ سرمایہ کار کے حقوق، جیسے کاروبار کی نگرانی، مخصوص شرائط کی پابندی، اور اپنی راس المال کا تحفظ، بینکوں میں اکثر سلب کر دیے جاتے ہیں، جس سے ربّ المال کا حق پامال ہوتا ہے۔ بینک اکثر مضاربہ کے تحت لیا گیا سرمایہ غیر تجارتی مقاصد میں استعمال کرتے ہیں، جیسے اجارہ یا دیگر غیر تجارتی سرمایہ کاری، جو فقہی نقطہ نظر سے درست نہیں۔ منافع کی تقسیم اکثر لیکویڈیشن کے بغیر کی جاتی ہے، یعنی غیر نقد اثاثوں کی قیمت پر حساب کیا جاتا ہے، جس سے سرمایہ کار کے لیے ممکنہ نقصان کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ نظام میں مروجہ اسلامی بینکنگ میں مضاربہ کے شرعی اور فقہی اصولوں کی مکمل پاسداری نہیں کی جاتی، جس کی وجہ سے سرمایہ کار کے حقوق متاثر ہوتے ہیں اور نظام میں شفافیت اور انصاف کی کمی رہ جاتی ہے۔ اس سے ممکنہ تنازعات میں کمی آئے گی۔ دنیا بھر میں اسلامی معاشی ماڈلز کی تشہیر: اسلامی بینک اور مالیاتی ماڈلز کا تعارف عالمی سطح پر نافذ کیا جانا چاہئے تاکہ کاروباری تعلقات کی تشہیر مختلف ممالک میں اسلامی مالیاتی نظام کی بنیاد پر کی جا سکے۔ اس سے دنیا بھر میں ایک نیا معاشی ماڈل ہو سکتا ہے۔ مضاربہ پر مبنی مزید مالیاتی مصنوعات کا تعارف: اسلامی بینکوں کو چاہیے کہ وہ مضاربہ پر مبنی مختلف مالیاتی مصنوعات جیسے مضاربہ بانڈز اور مالیاتی سرمایہ کاری کی اسکیمیں متعارف کرائیں تاکہ لوگوں کو سرمایہ کاری کے مزید اختیارات فراہم کیے جا سکیں۔ معاشی انصاف اور شفافیت کو بڑھاوا دینا: مضاربہ کا بنیادی مقصد معاشی انصاف اور مالی شفافیت کو فروغ دینا ہے، اس لیے اسلامی مالیاتی اداروں کو اس ماڈل کے ذریعے ایسے مالیاتی مواقع فراہم کرنے چاہیے جو عام عوام کو فائدہ پہنچائیں اور سودی نظام سے دور رکھیں۔ اس طرح، مضاربہ کے نظام کو بہتر طریقے سے اپنانا نہ صرف اسلامی مالیاتی اداروں کی ترقی کے لیے مفید ہو گا، بلکہ یہ وسیع تر معاشی فائدے بھی فراہم کرے گا، جس سے معاشرتی اور اقتصادی انصاف کو فروغ ملے گا۔

---

[1] Muḥammad ibn Mukarram ibn ʿAlī Ibn Manẓūr al-Ifrīqī, Lisān al-ʿArab ((Beirūt: Dār Ṣādir), 1/535.

[2] Al-Ḥusayn ibn Muḥammad al-Rāghib al-Aṣfahānī, Mufradāt al-Qurʾān (Beirūt: Dār al-Qalam wa Mushtaq), 1/505.

[33]Maryam Saeed, "Implementation Issues of Partnership (Musharka) and Diminishing Partnership (Muntiqa Musharaka)."

[4]https://www.tamimi.com/law-update-articles/sukuk-al-mudaraba-issues-relating-to distribution-of-losses-between-the-issuer-and-investors

[5] international journal of Islamic financial services2(2) 18-3 control in balances. Implementation Issues of Partnership (Musharka) and Diminishing Partnership (Muntiqa Musharaka) (Decemeber 31, 2017). At SRN: https://ssrn.com/abstract=3276645 or

[6] The impact of Musharakah financing on the monetary policy in the Islamic economy 47 hatim adela, https://www.emerald.com/insight/content/doi/10.1108/REPS-10-2018 /014full/htm

[7] al-Muzzammil: 73:20

[8] Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Yazīd ibn Mājah al-Qazwīnī, Sunan Ibn Mājah: 2289.

[9] Saeed, "Implementation Issues of Partnership (Musharka) and Diminishing Partnership (Muntiqa Musharaka)."

[10] The impact of Musharakah financing on the monetary policy in the Islamic economy 47 hatim adela, https://www.emerald.com/insight/content/doi/10.1108/REPS-10-2018 /014full/htm

[11] Malaysian Journal of Society and Spaceعائشہ، عبد الرحمان -

[12] Challenges of profit-and-loss sharing financing in Malaysian Islamic banking

[13] The impact of Musharakah financing on the monetary policy in the Islamic economy 47 hatim adela, https://www.emerald.com/insight/content/doi/10.1108/REPS-10-2018 /014full/htm

[14] Ṣād: 38:24

[15] Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Yazīd ibn Mājah al-Qazwīnī (d. 273 AH) — Sunan Ibn Mājah: 2289

[16] Abū Bakr Aḥmad ibn al-Ḥusayn ibn ʿAlī al-Bayhaqī (d. 458 AH) — al-Sunan al-Kubrā: 6/111

[17] ʿAlī ibn ʿUmar ibn Aḥmad al-Dāraquṭnī (d. 385 AH) — Sunan al-Dāraquṭnī: 3077

[18] Mālik ibn Anas ibn Mālik ibn Abī ʿĀmir al-Aṣbaḥī al-Madanī (d. 179 AH) — al-Muwaṭṭaʾ, Kitāb al-Qirāḍ, Bāb Mā Jāʾa fī al-Qirāḍ: 688

[19] Mālik ibn Anas ibn Mālik ibn Abī ʿĀmir al-Aṣbaḥī al-Madanī (d. 179 AH) — al-Muwaṭṭaʾ, Kitāb al-Qirāḍ, Bāb Mā Jāʾa fī al-Qirāḍ: 687

[20] Abū Bakr ʿAbd Allāh ibn Muḥammad ibn Abī Shaybah al-ʿAbsī al-Kūfī (d. 235 AH) — al-Muṣannaf: 20336

[21] Mālik ibn Anas ibn Mālik ibn Abī ʿĀmir al-Aṣbaḥī al-Madanī (d. 179 AH) — al-Muwaṭṭaʾ, Bāb al-Muḥāsabah fī al-Qirāḍ: Ṣ. 699

[22] Hayʾat al-Muḥāsabah wa'l-Murājaʿah li'l-Muʾassasāt al-Māliyyah al-Islāmiyyah (AAOIFI) —al-Maʿāyīr al-Sharʿiyyah: Ṣ. 185

[23] Aḥmad ibn ʿAlī ibn Muḥammad ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī (d. 852 AH) — Bulūgh al-Marām, Bāb al-Qirāḍ: 894

[24] Yaḥyā ibn Sharaf ibn Murrī al-Nawawī (d. 676 AH) — al-Majmūʿ Sharḥ al-Muhadhdhab: 14/371

[25]al-Maʿāyīr al-Sharʿiyyah li'l-Muʾassasāt al-Māliyyah al-Islāmiyyah: Ṣ. 185

[26] Yaḥyā ibn Sharaf ibn Murrī al-Nawawī (d. 676 AH) — Rawḍat al-Ṭālibīn, 2/188

[27] Kamāl al-Dīn Muḥammad ibn ʿAbd al-Wāḥid ibn ʿAbd al-Ḥamīd ibn Masʿūd, Ibn al-Humām al-Ḥanafī (d. 861 AH) — Fatḥ al-Qadīr Sharḥ al-Wajīz, 12/11

[28] al-Hidāyah maʿa al-Bināyah: 10/52.